اس حدیث سے استدلال ہرگز درست نہیں کیونکہ عذاب میں تخفیف کا سبب رسول اللہ ﷺ کی شفاعت تھی، ٹہنیوں کو صرف ایک علامت مقرر فرمائی تھی۔ جیسے کہ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ لمبی حدیث میں واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ شاخ توڑ کر لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''إني مررت بقبرين يعذبان فأحببت بشفاعتي أن يرفه عنهما ما دام الغصنان رطبين'' [صحيح مسلم كتاب الزهد ح: ٧٤، ١٨/١٤٤] ''بے شک میں دو قبروں پر گزرا جنہیں عذاب ہو رہا تھا تو میں نے چاہا کہ اپنی شفاعت سے انہیں آرام دیا جائے جب تک دونوں ٹہنیاں تر ہیں۔''

اس صحیح اور صریح حدیث سے واضح ہوا کہ تخفیف عذاب کا سبب تو رسول اللہ ﷺ کی شفاعت یعنی دعا تھی، ٹہنیوں کی تری تو صرف اس دعا کی اثر پذیری کی مدت تھی۔ جبکہ بدعت پرست حضرات کا کہنا ہے کہ عذاب قبر میں کمی ''سبزے کی تسبیح'' کی برکت سے ہے نہ کہ محض رسول اللہ ﷺ کی دعا سے۔ اگر محض دعا سے کمی ہوتی تو حدیث میں خشک نہ ہونے کی قید کیوں لگائی گئی؟! لہٰذا اگر ہم آج بھی پھول وغیرہ رکھیں تو ان شاء اللہ میت کو فائدہ ہوگا۔ (جاء الحق)

مفتی صاحب! اگر ٹہنیوں کی ''تسبیح'' کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوتی تو سبز ہونے کی قید کیوں لگائی گئی؟! قرآن پاک میں صراحت ہے کہ ''ہر چیز'' اللہ پاک کی تسبیح بیان کرتی ہے (خشک ہو یا تر)!! ﴿وان من شئ الا يسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبيحهم﴾ [الاسراء: ٤٤]

پھر اگر تسلیم کر لیا جائے کہ سبزی کی تسبیح سے عذاب میں کمی ہوتی ہے تو گنہگاروں کی قبروں پر پھول چڑھانے چاہئیں نہ کہ اولیاء کرامؒ کی قبروں پر، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب سے احتیاط نہ کرنے اور چغلی کے مرتکب لوگوں کی قبروں پر ٹہنیاں رکھی تھیں نہ کہ افضل ترین اصحاب ؓ کی قبروں پر!!

علاوہ بریں یہ مسئلہ یقیناً نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کو معلوم تھا...... مگر انہوں نے کسی بھی قبر پر پھول اور چادر نہیں چڑھائی۔ پھر کپڑے کی چادروں میں کون سی تری اور زندگی ہے کہ اس حدیث سے وہ بھی قبروں پر ڈالنا جائز ہو گئیں؟!

دین اسلام میں غیر معصوم کی بات حجت نہیں ہے اور غیر مجتہد کے لیے قیاس کرنا ہی جائز نہیں ہے، پس شامیؒ وغیرہ کا یہ قول کہ ''قبروں پر ستور درست ہیں کیونکہ اس میں صاحب قبر کی تعظیم ہے'' وغیرہ ہرگز قابل التفات نہیں ہے۔ اس لیے کہ غیر مجتہد کا قول ہونے کے علاوہ دلیل شرعی سے خالی بھی ہے۔ پھر قبر اور اس کا احترام کوئی نیا واقعہ نہیں ہے کہ ہمیں متأخرین کے قیاس کو بھی تسلیم کرنا پڑے۔

☆☆☆☆